

9234  
 RARE BOOK  
 NOT TO BE ISSUED



بسم الله الرحمن الرحيم

بدین آلودگی ذات بقدر اشنا گوید	بہر سزا چاک سکین کہ تو حیدر خدا گوید
اگر ساکاسط بن مصطفیٰ رفتند گوید	عروج نامی پوچھ قات تو سیش بود شرب

السلامۃ احصاء

۶۶۳  
 ۱۶۶۳  
 ۱۶۶۳

ریت  
 مدرس مدرسہ بادری حب  
 دہشت  
 نے بنے خورید بابا  
 صلوات

CHECKED 1995

Checked  
 1987

زیارت کے لفظ جفائی کا آیا ہے۔

## تفسار اول

زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے واجب یا قریب واجب کہنا  
کیونکہ نہ ضعیف ہے اور مستحب کے کون کون قائل ہیں اس کا جواب  
بعد کہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ جبکہ اول مسند رمی حمار کا طے

ہو جاوے آپ جہو

مستحب ہونے کے سقاف

لا قرہین و حدیثین کہ یہ

میں کہتا ہوں کہ آب حزن

مدرستہ حرم شریف

طالب علم نے دیا کہ اوس جواب کو تمام علمایٰ حرمین شریفین و  
 صابرین مقلد و غیر مقلد سب نے پسند فرمایا اور آپ سے جب  
 اوس طالب علم نے کہا کہ آپ چلو علمایٰ مکہ کے پاس اور آپ گئے  
 اور آپ نے غصہ فرمایا اوس بیگناہ پر اور سخت کلامی کی جس نے  
 رمی جہار کو واجب ثابت کیا اوس دن سے عدم تقلید آپ کی  
 کسی شخص معین کے ائمہ اربعہ میں سے صاف معلوم ہو گئی اور اس  
 تحریر سے ہی آپ کی صاف غلطی ہے کہ آپ مقلد امام ابوحنیفہ کے  
 نہیں ہیں کہ ثبوت اوس کا آپ کی تحریر ہے اور یہ وجہ ہے کہ آپ کو  
 تقلید کسی شخص معین کی پسند نہیں ہے، ملاحظہ کتابوں کا نہیں فرما  
 میں صاف ہے کہ جو لوگ واجب اور قریب واجب  
 ہونے زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قائل ہوئے ہیں وہ سب کی  
 دلیل سے حدیث ہے جس میں لفظ حنفی کا ہے بلا ذکر کوئی حدیث  
 بھی ان کی دلیل پر لفظ ہوگی کا لکن جس سے خود آپ کو یقین نہیں ہے  
 یہ بعید از عقل ہے جناب میں رمی جہار کو ہی مذہب ہے آپ نے سنت

لکنا  
 جواب  
 ط

فرمایا اور خوب لڑے غصے ہو ہو کر اور طعن کیا حنفیوں پر کہ آپ کو  
 علم اسکا ہرگز نہ تھا کہ بالاجماع رمی جہار و جب ہے اور مانہ  
 آنحضرت صلعم سے اسوقت تک ترک رمی جہار سے دم لازم آتا ہے  
 اور یہ نہیں ہوتا مگر ترک و جب میں رمی جہار کا سنت ہونا آج تک  
 کسی نے نہیں فرمایا اور یہ ویسا ہی جہتاد ہے جیسا کہ جناب  
 سید احمد خاں صاحب ہمدانی کی سی آئی کا غلام اور لونڈی کے  
 مسئلے میں ہے وہ فرماتے ہیں کہ سارے بارہ سو برس بعد  
 یہ بات مجھ کو سوجھی اور کہتے ہیں کہ اجماع متاخر رافع ہوتا ہے اجماع  
 متقدم کا اور متاخر میں ابتدا کرنے والا جاب ہے وہ میں ہوں  
 اور سید طرہ سے اس رمی جہار کے وجوب اجماعی کو جو آنحضرت صلعم کے  
 زمانے سے آج تک وجہ تھرا ہوا ہے اسکو سنت کرنے والے  
 اور رافع اجماع متقدم کی بابت رمی جہار کے آپ ہیں صر و  
 روایتیں بفضل نقل کرنا ہوں انہی ثبوت میں و علی ان رمی الجہار  
 الثلاث فی ایام التشریق بعد الزوال کل حجرہ وسیع حصیات حسب



وقال ابن الماجنون رمى حجرة العقبة من ارکان الحج لایسجل احد  
من الحج الا بالاثبات به هذا وجدة من مسائل الاجماع واتفق  
الایمة الاربعة منیران شعرائی +

الاحرام من المیقات والرمی واجب ان متفق علیهما من الایضاح للرسول

### دوسرا تفساریہ ہے

کہ آپ نے صفحہ ۶ میں لکھا ہے کہ جو لوگ حج بیت اللہ کو شرف ہو  
اور بسبب عذر مقبول کے زیارت قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ اندوز  
نہوئے پاوے اور داغ حسرت اور حرمان اپنے ساتھ لاوے  
اور پھر بشرط استطاعت ارادہ مصمم زیارت حرمین شریفین کا کہتے ہیں الحج  
یہ خدا کے تعالیٰ کو معلوم ہو گا کہ آپ کا ارادہ حقیقت میں مدینہ  
شریف میں جانے کا زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو نہیں  
کسیلے کہ ظاہر ہے کہ جبکہ کعبۃ اللہ سے جانا آپ کا آسان تھا  
اور فیصل خراج بلا طلب آئینہ آپ کا اور آپ کے ہر امینوں کا کوئی  
شخص ہوتا تھا اور بشرط جاتے رہتے تو گرمی کے کہ شخص خواہ

کہ آپ کو  
ہے اور مانہ  
لازم آتا ہے  
اتھک  
باب  
ح کے  
میں بعد  
اجماع  
ہوں  
م کے  
الے  
نہو  
برت  
اس

لیے جاتا تھا خود فوکر کہہ لیتا یا اور کہیں فوکر کروا سکتا تھا اور  
 مثل عمدہ لوگوں کے سواری بھی دستیاب ہوتی تھی اور مولوی محمد  
 صاحب مہاجر کہ فرہی بہت سمجھایا حالانکہ وہ غیر مقلد تھو کہ آپ مدنی  
 کو جائے آپ نے فرمایا اس حدیث ضعیف میں اونہوں نے کہا کہ  
 قوی حدیث کوئی منع میں نہیں ہے اس واسطے کہ کل ضعیف چاہئے  
 ہو اور بہت لوگوں نے سمجھایا اور آپ نہ گئے اور اپنے ساتھ اور  
 بہت لوگوں کو جنہوں نے آپ کا اعتبار کیا بلا عذر معقول لوٹا کہ  
 اور رضانا می محمد خان زمزمی کے فوکر نے کہا تھا کہ دیکھو مدنیہ  
 شریف کو نہیں جاتے ہو تو مدنیہ سے لوگ جا کر لوٹ آؤ نیلے  
 تب تک جانیوالے مدنیہ منورہ کے گھر تک پہنچینگے اور پھر ایک  
 مہربان نے آپ سے جا کر کہا آپ نے اسکا ذکر مجھے کیا اور پھر  
 وہی خدا نے کیا کہ مدنیہ منورہ کے جانے والی لوٹ کر انچو گھر  
 پہنچ گئے آپ کے جہاز کو خدا نے بلا اور مصیبت میں گرفتار  
 کیا کہ جو مصیبت آپ نے اوشمالی وہ خوب آپ جانتے ہیں

اب جانے کا  
 کے دفعہ کیوا  
 نہیں تفسار  
 ذیل سے عن ہدیۃ  
 زیارۃ القبر فرس  
 صلی اللہ علیہ و  
 فی ان تنظر لما خا  
 قانون لی فرور  
 اور یہی حدیثیں  
 جانے کے لیے  
 خان صاحب وغ  
 لاسنے والوں کا  
 اور اسی آپ کا  
 رقت میں تویہ

نبی کریم ﷺ کو اسکا تہا اور  
 بھوتی تھی اور مولوی محمد  
 غیر مقلد ہو کہ آپ مدینہ  
 و نہون نے کہا کہ  
 اسطے کل ضعیف چار  
 نے اور اپنے ساتھ اور  
 بلا حد معقول لوٹا کہ  
 مانتا کہ دیکھو مدینہ  
 جاکر لوٹ آؤ نیلے  
 نہ پہنچنے اور ایک  
 ذکر مجھے کیا اور پھر  
 ے والو لوٹ کر انچوگر  
 بصیبت میں گرفتار  
 چپ جاسٹے ہیں

اب جانے کا ارادہ شاید ہو خدا کو علم ہے یا یہ لوگوں کی طعنہ زنی  
 کے دھبے کیواسطے کہ ہم پہر جانینگے محکوم اس سے سروکار  
 نہیں تفسار یہ ہے کہ آپ نے استحباب ثابت کیا جو حدیثوں  
 ذیل سے عین بیدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تمکیم عن  
 زیارۃ القبر و فرز و بار و اب و مسلم و عن ابی ہریرۃ قال نہ لنبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم قبر اسے فکی و ابی سن حولہ فقال استاذنتہ بنی  
 فی ان استغفر لہا فلم یؤذن لی و استاذنتہ فی ان ازور قبر ہا  
 قانون لی فرز و اب و القبر فاستاذنتہ الموت زواہ مسلم۔  
 اور یہی حدیثیں شد حال کے لئے مثل مکن شیرو حمیرہ وغیرہ کے  
 جانے کے لئے دلیلین ہیں دیکھو رسالہ مولوی صاحب الدین  
 خان صاحب وغیرہ کا تو آیا عقیدہ آپ کا جیسا کہ اوں دلیل  
 لانے والوں کا ہے شد حال میں بدلیل نہیں حدیثوں کے  
 اب اسی آپ کا ہے یا نہیں اگر شد حال میں اوں سے آپ کو  
 نہ نہیں تو یہ دلیل آپ کی مستحب ہونے زیارت قبر

رد جوابات  
مدرس مشن

الحمد لله الذي  
والصلوة على  
بوحى اليه يوحى

اما بعد واضح ہو کہ  
کئی وجہ سے کلام  
اصل نزاع وجوب  
ضمت دلیل میں

۸  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شجرہ حال سے ہرگز نہیں  
ہو سکتی اور آپ کا کتنا باستطاعت ارادہ مصمم زیارت حرمین  
شریفین کا کہتے ہیں اور سبب عذر معقول کے زیارت قبر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ اندوز ہونے پائے محض اسطرح لوگوں کے  
مستعد کرنے کے ہے اور اگر شجرہ حال میں مثل اصحاب جو نہ  
آپ پر نفقت کرتے ہیں تو جنکو آپ اہل بدعت کہتے ہیں  
شجرہ حال میں کن لوہروا جمیر وغیرہ کو منع کرتے ہیں تو ایسے ہی  
اہل بدعت میں آپ ہی شمار ہونگے۔ فقط  
اور میں کہتا ہوں کہ جب آپ کی دلیل حدیثوں مذکورہ بالا سے  
قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مستحب کے ثواب میں مثل  
عام قبروں کے زیارت میں ٹھہر چکی تو پھر جو قبر کہ جناب  
پادری صاحب کی مدر کے احاطے میں یا اون کے نزدیک  
ہو وہ اسکی زیارت کر کے مستحب کا ثواب حاصل کر لیتے  
بقول اپنے مذکورہ بالا کے یہ لکنا کہ پیر ارادہ ہے بالکل لغو و بطل

رد جوابات مولوی محمد بشیر صاحب سسوانی  
مدرس مشن اسکول پادری حبیب متعلقہ مسئلہ رقمی  
وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي انزل سورة البقرة على من في الحج رحى  
والصلوة على سوله الذي ما ينطق عن الهوى وامرنا ان نرعى  
بوحى اليه يوحى وعلى اله واصحابه الذين الله اصطفى  
اما بعد واضح ہو کہ مستفسر کو جواب امور متعلقہ استفسار اول میں  
کئی وجہ سے کلام ہی اول یہ کہ مجیب نے محل نزاع کو بدل دیا ہے  
اصل نزاع وجوب رمی اور عدم وجوب میں تھا نہ قوت  
ضمن دلیل میں دو مآیت کریمہ واذکر واللہ فی یا م

ال سے ہرگز نہیں  
مزارت حرمین  
کے زیارت قبر  
ہے بعض اسطی لوگوں کے  
ن مثل اول صاحبوں کے  
بدعت کہتے ہیں اور  
رے ہیں تو ایسے ہی

نظ  
ثیون مذکورہ بالا سے  
کے ثواب میں مثل  
ہر جو قبر کہ جناب  
ن یا اون کے نزدیک  
اب حاصل کر لیتے  
ہے بالکل لغوی ہے



معدنات کی دلیل رمی ہونیکا انکار کچھ مستفسر کا خلاف نہیں  
بلکہ خلاف ہوا اہل تفسیر کا تفسیر نیشاپوری میں مرقوم ہوا ذکر  
اللہ ای بالتکبیر فی ادبار الصلوات عند انجاء یکمع کل  
حصة وفيه دليل على وجوب الرمي لان الامر بالتكبير وبالذ  
يتوقف التكبير على حضوره وانما احتير هذا التسوق لانهم كانوا  
منكرين للرعي وانما كانوا يتكبرون ذكر الله تعالى عنده  
سوم تفسیر نے آیت کو ساتھ تفسیر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی کہ آپ نے مورد آیت میں رمی کا امر فرمایا ہی دلیل وجوب  
رمی کروانا ہی سوا اس دلیل کا ضعف نہ معلوم کہ جناب محیی کینو  
سمجھتے ہیں حدیث بخاری و مسلم وغیر ہا میں آیا ہے عن عبد اللہ  
بن مسعود انه انتهى الى الجمرة الكبرى فجعل البيت عريسا رضى  
عيني ورمى بسبع حصيات كبر مع كل حصاة ثم قال هكذا  
رمى الذمى انزلت عليه سورة البقرة

[illegible]

تبرکات حضرت مولانا

سر کا خلافت بنین  
قوم ہی واذکرا  
ہا ریکم مع کل  
التکید بالذ  
ستولانہم ماکانوا  
تعالی عندہ  
لی اللہ علیہ وسلم  
ریل وجوب  
بجیب کیکو  
عن عبد اللہ  
سارہ ضی  
قال حکا  
سقرۃ

لمعات شرح مشکوٰۃ میں مرقوم ہے <sup>۱۷</sup> انما خضها ای سوة البقرة  
بالذكر لان مناسك الحج مذكورة فيها وانما ما قيل خضت  
لانها التي ذكر فيها الرمي قال الشيخ <sup>۱۸</sup> وادعوا موضع ذكر الرمي  
فيها قلت لعل الاشارة الى ذكر الرمي وقوله واذكر الله في ايام  
معدودات فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه فان الرمي في  
تلك الايام ديني عنه اول حديثي عائشة في الفصل الثاني  
حديث ترمذي اور دارمی میں آیا ہے عن عائشة عن النبي <sup>۱۹</sup>  
صلى الله عليه وسلم قال انما جعل رمي الجمار والسعي بين الصفا والمروة  
لاقامة ذكر الله تعالى چارہم بالفرض آیت دلیل ضعیف ہی ہو  
جیسا کہ زعم مجیب ہو تو صرف آیت کی دلیل ضعیف ہونے سے  
عموماً دلیل وجوب رمی کا ضعیف ہونا لازم نہیں آتا ہو کیا جناب  
مجیب منت اور اجماع اور قیاس کو دلیل نہیں جانتے ہیں اور  
اگر جناب مجیب سب اولہ وجوب رمی کو ضعیف فرمائے ہیں تو

۱۰  
 رفتن علی  
 رستخیزان  
 صف اولی  
 مقرر کی گئی  
 سے کہ فرمایا  
 بعبادت کرتے  
 پیرے عارفان  
 کو کہین ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

لوگوں کا بعض الناس  
کا قول غریب  
بہتر سمجھتے ہیں  
دعا کا موجب ہر  
سال میں ہی سمجھتے  
ہیں کہ یہ لکھنا  
الذین من الذین  
معتد بعض  
الناس  
چنانچہ بعض  
یعنی بعض الناس  
کا تو جبکہ  
ہر سال  
میں ۱۲  
رفت علی

لازم ہوں تھا کہ اول اون دلائل کو ذکر کرتے پھر اونکا ضعف  
ظاہر کرتے جو جناب مجیب نے سو ایت کے کوئی دلیل ذکر نہیں  
کی تا قوت یا ضعف اوکا سمجھا جا چکے۔ جبکہ جناب مجیب استدلال  
آیت سے وجوب پر صحیح نہیں جانتے ہیں تو ضعیف کہنا اوکو کیا  
معنی رکھتا ہے اس وقت میں اوکی دلیل ہونی کی نفی کرنا چاہی تھی  
نہ اوکو دلیل ضعیف کہنا شتم جناب مجیب ابن ماجشون اور  
بعض الناس کے قول کو جو بطل اجماع سمجھتے ہیں تو اس میں دو وجہ سے  
بحث ہو اول یہ کہ خلاف ابن ماجشون اور بعض الناس کا عصر انعقاد  
اجماع ثابت کرنا چاہی کہ خلاف مجتہد مانع انعقاد اجماع وقت انعقاد  
اجماع ہوتا ہے نہ بعد منقذ ہو جائے اجماع کے دوسرے یہ ثابت کرنا چاہیے  
کہ ابن ماجشون اور بعض الناس ان لوگوں میں سے ہیں کہ خلع خلاف  
یا وفاق کا اجماع میں عدایا وجو دا اعتبار ہے اور خلاف واحد کا  
مانع ہونا تا نہ خلاف اکثر کے مشروط باہین شرط ہے اور خلاف حضرت شام

کا اور  
انعقاد  
قولہ  
کہ رم  
مستف  
اوسکا  
پس سنہ  
منقول  
الموکل  
قول مستد  
ہیں وہ  
کہ یقول  
راحلة





اعلاء الحج بعد حجہ من قبل و سری حدیث سنائی اور ترمذی کی  
 عن جابر قال قال رسول الله صلعم وعليه السكينة وامرهم  
 بالسكينة واوضع في وادي محسر وامرهم ان يرموا الحجرة مثل حجر  
 التحذف دليل تیسری حدیث سلم اور سنائی اور احمدی عن الفضل  
 بن عباس وكان رديف النبي صلى الله عليه وسلم قال في عشيته  
 عرفه وعذاته جمع للناس حين دفعوا عليكم السكينة وهو  
 ناقة حتى دخل محسر او هو من منى فقال عليكم بحصى التحذف الذي  
 ترمي به الحجرة وقال لم يزل رسول الله صلعم يلقي حتى رمى الحجرة  
 چوتھی دلیل حدیث طبرانی کی معجم اوسطین عن ابن عمر ان رسول  
 صلعم قال ما اتى محسر عليكم بحصى التحذف یا بنو من قبل حدیث  
 ابن عدی کی کامل میں عن ابن عباس یحدث عن العباس  
 بن عبد المطلب ان سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول عليكم بحصى التحذف  
 پہلی حدیث میں امر فانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ رمی جمار

روایت ہی جابر کی  
 عن جابر قال قال رسول الله صلعم وعليه السكينة وامرهم  
 بالسكينة واوضع في وادي محسر وامرهم ان يرموا الحجرة مثل حجر  
 التحذف دليل تیسری حدیث سلم اور سنائی اور احمدی عن الفضل  
 بن عباس وكان رديف النبي صلى الله عليه وسلم قال في عشيته  
 عرفه وعذاته جمع للناس حين دفعوا عليكم السكينة وهو  
 ناقة حتى دخل محسر او هو من منى فقال عليكم بحصى التحذف الذي  
 ترمي به الحجرة وقال لم يزل رسول الله صلعم يلقي حتى رمى الحجرة  
 چوتھی دلیل حدیث طبرانی کی معجم اوسطین عن ابن عمر ان رسول  
 صلعم قال ما اتى محسر عليكم بحصى التحذف یا بنو من قبل حدیث  
 ابن عدی کی کامل میں عن ابن عباس یحدث عن العباس  
 بن عبد المطلب ان سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول عليكم بحصى التحذف  
 پہلی حدیث میں امر فانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ رمی جمار

او  
 حج  
 یہ  
 وجہ  
 ما  
 ا  
 الن  
 عن  
 واقو  
 دھول  
 اور  
 بالاک  
 نہ سمجھ



وزر مذی کی

نہ و امرهم

نہجۃ مثل حو

عن الفضل

آل قمی عتیة

لکینہ و هو

الحق والذی

تقی رعی الحبرۃ

عمران رسول اللہ

بیل حدیث

عن العباس

لیکیم بصحی الحدیث

ساتھ رمی جہاد

اور دوسری حدیث میں صیغہ امر کا اور اصل امر میں وجوب کی نزدیک  
جمہور کے یہاں تک کہ ثابت ہو عدم وجوب کسی دلیل اور جیسا کہ کتاب اصول  
میں صرح ہے اور اس کے بعد کی حدیثوں میں صیغہ علیکم کا آیا ہے اور وہ بھی وہی ہے  
وجوب کی ہرگز یہ کہ عدم وجوب ثابت ہو کوئی دوسری دلیل سے اور علاوہ اس کے  
مراومت آنحضرت اور صحابہ رمی جہاد پر یہ حدیث مستفیضہ ثابت ہے اور قوی

فے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے ان الاصل فی افعال الصلوۃ والحدیث

الوجوب الا ما خرج بدلیل کما ذهب الیہ اهل الظاہر وحکی

عن النشانی انتہی او نیل الاوطار میں مرقوم ہے وقد منان افعال الحدیث

واقوالہ الظاہر فیہا الوجوب الا ما خرج بدلیل کما قالہ الظاہر

وہو الحق جناب مجیب بعد ملاحظہ ان دلائل کے ازراہ مہربانی ارکان

اور واجبات حج اور نماز کو جو ان کے نزدیک دلیل قوی سے ثابت ہوں

بالاستیعاب ارشاد فرمائیں اور اگر کسی کن یا واجب کو دلیل قوی ثابت

نہ سمجھتے ہوں تو یہی فرمادین قولہ صفحہ ۵ میں اول یہ کہ لفظ ہوگی تو کہا

تحقیق میں فضائل  
اور افعال جہاد میں وجوب  
وہی ہے کہ وجوب  
دلیل کے جیسا کہ کتاب  
اور اس کے افعال  
نہجۃ میں ہے  
میں ہرگز فضائل

کے ظاہر اور  
بہت لکھو فضائل  
وجوب سے  
کے جیسا کہ کتاب  
سے اور یہی تو

رفعی

احتیاط پر دلالت کرتا ہے اقول جس حالت میں کہ جناب مجیب کے  
 نزدیک جو بے یقین ہو چکے لیے اور دلیل ہونیکا احتمال قائم تھا چنانچہ یہاں  
 اسکا اقرار ہے قول وجوب یا قریب بوجوب کو خبر یا ضعیف کہ دنیا کی  
 درست ہوا پس تفسیر کا مقصود یہ ہے کہ حکم ضعف میں ہے احتیاطی کرنا  
 اور اقامت دلیل ضعف میں احتیاط کو کام فرمانا بعد از عقل ہے کہ اذا  
 جاری الاحتمال اطلاق الاستدلال قضیہ مشہور ہے قولہ صفحہ ۵ میں دوم کہ  
 صفحہ ۵ میں جناب تفسیر صبا لکھا ہے اقول مستفسر علم خدا تعالیٰ کا حق  
 مطابق واقع جانتا ہے لیکن اسکو علم اسکا نہیں کہ آپ کا ارادہ حقیقت میں  
 مدینہ شریف جائیکا زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے یا نہیں  
 اس صورت میں اسکو کہہ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ علم اللہ تعالیٰ کا ساتھ کس راہ  
 کے ہے آیا ساتھ ارادہ جائیگا یا ارادہ نہ جائیگا پس شک مستفسر کا حاشا کہ خدا  
 کے علم میں اس کلام سے پایا جاتا ہو محل شک ہونا متعلق علم کا کہ آپ کا  
 ارادہ جائیگا یا نہ جائیگا یہ ظاہر ہے پس احتمال لفظ ہوگا کلام مستفسر میں

عقلا

ج

ر

قوا

ج

او

—

او

اور

بالمثل

تلق

قال

خلو

عباء

یہ جناب مجیب کے  
 قائم تھا چنانچہ یہاں  
 حیف کہ دنیا کیوں کر  
 بچ جتا علی کرنا  
 راجعل عی کر کہ اذا  
 وہ میں دوم کہ  
 علم خدا سے کا حق  
 بارادہ حقیقت میں  
 کے لیو ہی نہیں  
 ساتھ کس اراد  
 نہ کر کا خدا  
 قیام کہ آپ کا  
 ہر تفسیر میں

عقل و خلاف لفظ ہوگی کے کلام مجیب میں کہ بعید از عقل ہے  
جیسا کہ معلوم ہو چکا قولہ صفحہ ۵ میں اول یہ کہ اوپر معلوم ہوا کہ  
رمی جہا بعض کے نزدیک رکن ہے انہ اقول ان بعض کا  
قول مخالف اجماع ہے اور اسکو صلاحیت رفع اجماع نہیں  
جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا اور دونوں مقدمہ باجماع ثابت ہیں  
اور اجماع دلیل شرعی ہے شرح رسالہ ابی زید مالکی میں مرقوم  
ہے وکلا خلاف فی وجوب الذم مع الفوات ای قوائد الرقی  
اور علاوہ اسکے رمی مامور ہے جیسا کہ اوپر حدیث نسائی  
اور ترمذی سے گزر چکا پس رمی شک ٹھہری فان النسک اثم  
بالمشرعۃ جیسا کہ نہایہ جزری میں ہے اور ہدایہ میں ہے  
قال علیہ الصلوۃ والسلام ان اول نسکنا هذا ان می ثم ندبح ثم نعوذ  
خلق و نقصر اور موطائی امام مالک میں ہے عن ابن  
عباس کان یقول من نسى من نسک شیئا اوتراک فلیہر قداما

[illegible]

اور دربارہ حج مراد تفسیر اور فقہاء کے واجب سے یہی ہے کہ اسکے ترک سے دم لازم آتا ہے قولہ صفحہ ۶ میں یہ بات غلط ہے کیونکہ فتح الباری شرح صحیح البخاری میں مصرح ہے کہ مالکیہ سنت کی طرف گئے ہیں اقول اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ مراد سنت کئے والوں کی سنت سے وجوب ہے ورنہ عام کتب مالکیہ موجود ہیں اوس میں وجوب رمی مرقوم ہے چنانچہ شیخ عدوی نے حاشیہ شرح رسالہ ابی زید مالکی میں لکھا ہے

المذوب الرمي حين الوضوء اما ذات الرمي فهو واجب  
اور علامہ درویر نے شرح مختصر خلیل بالکی میں لکھا ہے ورمی  
نفسہ وجوبا اور علامہ دسوقی نے حاشیہ شرح درویر میں لکھا ہے

واجابتهما هي ما يطلي لآيتان بهما ما ترك شيئا منها الزم

كطواف القُدُم والتلبية ورسم العقبة

وغير ذلك اور مناسک ابن جماعہ میں مرقوم ہے وعند

۱۰  
ما وقت  
ایضا

186

دری

بیت

2014

٧٠

2



22



三

2



1

8

100

2005/06/01

1

1





کیا اور فلان فلان کس لوٹ آئے والوں نے بیان کیا کہ تم کو  
 مجیب نے لوٹایا قولہ صفحہ ۵۵ میں اولاً مسئلہ شد حال نفسا  
 ایک مسئلہ معرکہ الاراحی اور اس فقیر کو بفضل بحث مسئلہ زیارت  
 ورمی چار درمیش ہے الخ اقول مجیب کو اقرار ہے درمیش  
 ہونے بحث زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور زیارت  
 قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو جو مدینہ شریف اور اس کے  
 قریب کے رہنے والے نہیں بدون شد حال کے نصیب  
 ہونا ممکن نہیں پس بحث شد حال موقوف علیہ زیارت کو  
 علیحدہ بحث زیارت سے قرار دینا اور زیارت میں بحث کرنا  
 اور بحث شد حال سے اسکو مسئلہ معرکہ الاراحی کہلے گزرتا  
 کرنا اور پھر مستفسر سے اسکو جسکو وہ استفسار کرتا ہے استفسار  
 کرنا عجیب بات ہے مستفسر نے جو شد حال کیا اور شرف  
 زیارت قبر مبارک ہوا اس کے پاس بفضلہ تعالیٰ ایسے

دلائل ہیں کہ اون پر انتشار اللہ تعالیٰ کوئی محذور وار  
 نہیں ہو سکتا ہے لیکن اس وقت کہ مجیب سے استفسار  
 درپیش ہے بیان کرنا اونکا منظور نہیں پس جناب مجیب  
 صاف تحریر فرمائیں کہ دلیل شدہ حال اونکے پاس آیا  
 یہی احادیث میں جو اونکے زعم میں ضعیف لائق احتجاج نہیں  
 اور نفس زیارت کے ثبوت میں اونکو کافی نہیں سمجھتے ہیں  
 یا حدیث فرور وہا اور بشرق ثانی درمیان شدہ حال مدنیہ شریف  
 کے واسطے زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شدہ حال  
 کلپنور اور بھڑانچ اور اجمیر کے بنا زیارت قبور اولیاء کے  
 مابہ الاستیاذ کیا ہے اور کسی حیلے سے اسکی جوابدہی سے  
 اعراض فرمائیں قولہ صفحہ ۷ میں اور دلیل فضیلت کی وہ  
 احادیث ضعیفہ غیر موضوعہ ہیں جو حضرت کی زیارت کے  
 باب میں مروی ہیں اقول عجب لطف ہے کہ جناب مجیب

بیان کیا کہ ہجو  
 شدہ حال نفسا  
 مسئلہ زیارت  
 رہے درپیش  
 سلم کا اور زیارت  
 یہ اور اس کے  
 ل کے نصیب  
 زیارت کو  
 میں بحث کرنا  
 رکھ کے گزرنے  
 ہے استفسار  
 اور شرف  
 لے لے

احادیث کو رسالۃ القول المحقق المحکم میں لائق احتیاج نہیں  
 جانتے ہیں اور یہاں دلیل افضلیت گردانتے ہیں اور جو  
 فرماتے ہیں کہ حکم شرعی حدیث ضعیف سے ثابت نہیں  
 ہوتا ہے اور نہیں جانتے کہ مندوب جیسے حکم شرعی ہر  
 ویسی ہی افضل المندوبات کہ ایک قسم مندوب کی ہے  
 بھی حکم شرعی ہے اور جواہر الاصول کی عبارت میں ذکر جوا  
 روایت حدیث ضعیف ہے ترغیب مندوب اور ترہیب کو  
 میں نہ ذکر جواز استدلال کا حدیث ضعیف سے افضل المندوبات  
 ہونے پر قول صفحہ ۸ میں ثانیاً میں نے اپنا ارادہ بہ نسبت  
 زیارت حرمین شریفین کے ظاہر کیا ہے اور اظہر من الشمس ہے  
 کہ جو ثواب زیارت حرمین شریفین میں مقصود ہے اس کے  
 ساتھ عام قبر و کی زیارت کے ثواب کو کیا نسبت کیونکہ  
 زیارت حرمین شریفین کے ضمن میں تو ثواب حج وغیرہ دلوں

اور صلوٰۃ فی المسجد الحرام اور صلوٰۃ فی المسجد النبوی اور زیارت  
 قبر آنحضرت صلعم و برکات مدینہ وغیرہ سب متصور ہیں یہ بات  
 عام قبر و نکی زیارت میں کہاں حاصل ہے پس لغویت اس  
 ارادہ کی کیونکر ثابت ہوئی اقول یہ فرمانا جناب مجیب کا  
 اسکے جواب میں جو تفسیر نے گذارش کیا تھا کہ جب آپ کی  
 دلیل حدیثوں مذکورہ بالا سی قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 مستحب کے ثواب میں مثل عام قبر و نکی زیارت میں ٹھہر چکی  
 تو پھر جو قبر کہ جناب پادری صاحب کے مدرسہ کے احاطے  
 میں یا اونکے نزدیک ہووے اویسی زیارت کر کے مستحب کا  
 ثواب حاصل کر لیجیے بقول اپنے مذکورہ بالا کے یہ لکھنا کہ پھر  
 ہے بالکل لغو ہے انتہی مشعر اس پر ہے کہ اگر ارادہ مجیب نہ  
 واسطے زیارت قبر آنحضرت کے ہوتا تو لغویت ارادہ مجیب  
 کی ثابت ہو سکتی تھی اور ثواب مستحب زیارت قبر آنحضرت

احتیاج نہیں  
 میں اور جو  
 بات نہیں  
 حکم شرعی ہر  
 سب کی ہے  
 ت میں ذکر جواب  
 در تہ سب کہ  
 بفضل اللہ تعالیٰ  
 ارادہ بہ نسبت  
 اظہر من الشمس  
 ہے اس کے  
 بہت کیونکہ  
 وغیرہ و لو

صاحب کے مدرسہ کے احاطہ میں ہے یا زیارت اور قبو  
سے نزدیک کی ممکن تھا لیکن جو کہ مجیب نے ارادہ زیارت  
حرمین شریفین نہ ارادہ صرف زیارت قبر شریف ظاہر کیا ہے  
اور زیارت حرمین شریفین کے ضمن میں سو اے ثواب  
اس مستحب کے حصول اور ثوابات کا بھی متصور ہے لہذا  
بوجہ اجتماع ان ثوابات کے لغویت اس ارادہ کی ثابت نہیں  
ہو سکتی ہے اور سن اس اعتقاد کا محقق نہیں ہے فقط

۱۱۔ رجب ۱۲۹۵ ہجری کو مطبع نظامی واقع کانپور میں چھپا۔



Checked  
1987

CHECKED 1995